قتل وغارت کی ممانعت قرآن و سنت کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں انسان، حیوان، نباتات، جمادات غرض بے شمار مخلوقات پیدا کیں اور ان میں حیات بخشی انسان وحیوان کی حیات پر تو ہمیشہ اتفاق رہا ہے لیکن نباتات و جمادات کی حیات پر اختلاف رہا ہے سائنس نے آج نباتات کی حیات کو تسلیم کر لیا ہے امید ہے قرآنی تعلیمات (١) کے مطابق جمادات کی حیات کو بھی تسلیم کرلیا جائے گا شریعت نے جس کی جان لینے کی اجازت دی ہے صرف اسی کی جان لینا جائز ہے خواہ اس کا تعلق مخلوقات کی کسی بھی قسم سے ہو حتیٰ کہ وہ جانور جس کو کھانا انسانوں کیلئے حرام ہے ان کو بھی بلاوجہ قتل کرنا جائز نہیں ہے چہ جائیکہ انسان کا قتل!

کائنات کا سب سے پہلا قتل ناحق:

سورۃ المائدۃ میں اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے کہ جب ہابیل کی قربانی اللہ نے قبول کرلی تو قابیل زیادہ مشتعل ہوا اس نے قتل کی دھمکی دے کر اس پر عمل بھی کیا، ہابیلؑ نے صاف کہہ دیا کہ میں اس اشتعال انگیزی کا قولاً و عملاً کوئی جواب نہیں دوں گا۔(٢) اور پھر موت قبول کرلی، مگر مردانگی کے اعلیٰ مقام کو اپنی قوت برداشت سے زندہ رکھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”ہر وہ شخص جو قتل کیا جاتا ہے اس کے خون کا ایک حصہ آدم کے اس بیٹے قابیل ہی کی گردن پر ہوتا ہے جس نے خونریزی کی بنیاد رکھی۔(٣) اسلام سے پہلے عدم برداشت اور مذہبی تشدد بقول علامہ فرید وجدی کچھ اس طرح تھا۔

مذہب قبول کرنے پر مجبور کرنے میں بے رحمی اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ جو لوگ انکار کرتے تھے وہ بھڑکتی ہوئی آگ کے حوالہ کئے جاتے پھاڑنے والے حیوانات کے آگے ڈالے جاتے تھے یا ان کی دونوں ٹانگیں دو گھوڑوں کے پاؤں میں باندھ کر ان کو مختلف سمتوں میں چھوڑ دیتے تھے، تانبہ پگھلا کر ان پر ڈالتے تھے یا ان کو مدھم آگ پر کئی کئی روز تک لٹکائے رکھتے تھے اور ان کے شور و فریاد اور آہ و فغاں کی بالکل پرواہ نہیں کرتے تھے، ان کا گوشت کٹ کٹ کر گرتا جاتا اور چربی پگھل کر بہہ جاتی۔ (٤)

قرآن نے بھی سورۂ بروج میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ”مارے گئے اور غارت ہوئے خندق والے یعنی ایندھن والی آگ کے ذریعے۔(٥)

مفسرین نے اس آیت کے سلسلہ میں اسلام سے پہلے کے مظالم کا تذکرہ کیا ہے، جو حق پرستوں پر کئے جاتے تھے ان واقعات کی تفصیل روح المعانی تفسیر فتح القدیر اور دوسری کتب تفسیر و حدیث میں مطالعہ کی جاسکتی ہیں۔ (٦)

آپ ﷺ سے پہلے دنیا میں مقاصد جنگ کی طرح جنگ کے طریقے بھی وحشیانہ تھے، جنگ کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ ہولناک غیض وغضب کا مظہر ہوتی تھی۔ مقاتلین (Belligerents) اور غیر مقاتلین (Non Belligerents) کا کوئی

فرق نہیں تھا، لڑائی کا اثر سوسائٹی کے ہر طبقے پر پڑتا تھا، اور ہر شخص یکساں طور پر تہ تیغ کیا جا سکتا تھا، بالخصوص عورتیں ہوس ناکیوں کا تختہ مشق بنائی جاتی تھیں، جنگی قیدیوں کو تکلیف دے کر مار ڈالنا، انہیں آگ میں دھکیل دینا، ان کے اعضاء کو قطع و برید کرنا، لاشوں کے اعضاء کا کاٹ لیا جانا، ان کی کھوپڑی کو بطور جام شراب کیلئے استعمال کرنا بغیر اعلان کے جنگ کرنا اور عہد و پیمان کو توڑ دینا اس زمانہ کی جنگ میں معمولی باتیں تھیں۔

برنڈن برگ لکھتے ہیں:

۱۷۱۹ء سے قبل کی دھائیوں میں وسطی یورپ کے ممالک مسلسل اور تباہ کن جنگوں کی وجہ سے تقریباً ختم ہو چکے تھے۔

قرآن کریم کے بے شمار مقامات پر اللہ تعالیٰ قتل کی مختلف صورتوں کی نشاندہی کرتے ہوئے قتل کی ممانعت کرتے ہیں لیکن قتل کا حکم جاننے سے پہلے اس کا مفہوم سمجھنا ضروری ہے۔

قتل کی لغوی و اصطلاحی تعریف:

قتل کے لغوی معنی اِزْھاق الرُّوْح بیان کئے گئے ہیں یعنی روح کا جسم سے نکل جانا (۸) اصطلاح میں جرجانی نے قتل کی یہ تعریف کی ہے القتل فعل یحصل بہ زھوق الروح (۹) یعنی قتل اس فعل کو کہا جاتا ہے کہ جس کے ذریعہ کسی کی روح نکال دی جائے۔ امام راغب اصفہانی نے بھی اس سے ملتی جلتی تعریف ازالۃ الروح عن الجسد کالموت سے کی ہے (۱۰) قرآن کریم میں لفظ قتل سات معنی میں استعمال ہوا ہے

(۱۱) (الف) الفعل الممیت للنفس کسی کو جان سے مارنے کا عمل (۱۲) (ب) القتال (۱۳) (ج) اللعنۃ (۱۴)

(د) التعذیب (۱۵) (ھ) الدفن للحی (۱۶) کسی زندہ کو دفن کرنا (و) القصاص (۱۷) (ز) الذبح (۱۸)

قتل و غارت کی ممانعت قرآن کی روشنی میں:

قرآن نے ہر قسم کے قتل ناحق کی ممانعت کی ہے اور کسی ایک فرد کے قتل ناحق کو ساری انسانیت کا قتل قرار دیا ہے (۱۹) بالخصوص معصوم بچوں کی جان لینے کی شدید مذمت کی ہے صرف ان لوگوں کے قتل کی اجازت دی ہے جو مسلمانوں کے خلاف اسلحہ اٹھائیں، حملہ آور ہوں، مسلمانوں کی جان کے درپہ ہوں (۲۰) ورنہ مسلمانوں کو واضح حکم دیا گیا و لا تقتلوا انفسکم (۲۱) کسی شخص کو قتل کرنا جائز نہیں جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا فرمایا فجزاؤ جھنم خلداً فیھا (۲۲) اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جہاں ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب ہے اور اس کی لعنت ہے اور سخت عذاب اس کیلئے تیار کیا گیا ہے۔

بچوں کے قتل کی ممانعت:

انسان عموماً اپنے سے کمزور قوت و طاقت کو قتل کرتا ہے جس میں معصوم بچوں کا قتل بھی شامل ہے کبھی جہالت کے سبب رسم

ورواج کے خاطر قتل کرنا (۲۳) کبھی ذاتی مفاد کے خاطر یہ سوچ کر کہ کیسے کھلائے گا (۲۴) کبھی غیرت کے نام پر قتل کرتا ہے (۲۵) کبھی دشمنی میں قتل کرتا ہے (۲۶) قرآن کی رو سے یہ تمام صورتیں ممنوع ہیں۔

انبیاء، علماء وصلحاء کا قتل اوران کا موقف:

اسلام نے جنگی اخلاقیات کے حوالہ سے مسلمانوں کو پابند کیا ہے جو لوگ اپنے عبادت خانوں میں مصروف عبادت ہوں انہیں قتل نہ کرو لہٰذا مذہبی عالم خواہ کسی بھی مذہب سے وابستہ ہو اس کے قتل کی اجازت نہیں۔ جو نافرمان ہیں مشرک ہیں ان کی صفت تھی وہ انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔ (۲۷) اسیطرح جو صالحین اچھائیوں کا حکم دیتے ان کو بھی قتل کر دیا جاتا تھا (۲۸) انبیاء کو آگ میں ڈال کر جلانے کی کوشش کرتے تھے (۲۹) انبیاء وصلحا کو آبائی شہروں سے نکال دیتے تھے (۳۰) ان افراد کا جرم فقط یہ تھا کہ یہ اللہ کی توحید کی طرف بلاتے شرک سے روکتے (۳۱) حقوق اللہ وحقوق العباد ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔

انبیاء وصلحا کا معمول تھا کہ قتل کی کھلی دھمکیاں ملنے کے باوجود اپنے موقف پر ڈٹے رہتے تھے اور قتل کے جواب میں قتل کی دھمکی نہیں دیتے تھے بلکہ فرماتے:

لئن بسطت إلى يدك لتقتلني ما أنا بباسط يدي إليك لا قتلك انى اخاف الله رب العالمين. (۳۲)۔

اگر تم نے مجھے قتل کرنا چاہا تو بھی میں جواب میں قتل نہیں کرنا چاہوں گا اس لئے کہ مجھے اللہ کا خوف ہے اللہ سے ڈرتا ہوں اس کا حکم ہے کسی بھی انسان کا قتل جائز نہیں جس نے کسی بھی شخص کو ناحق قتل کیا یا زمین میں فساد کیا اس نے گویا سارے انسانوں کو قتل کیا جس نے کسی ایک انسان کو قتل سے بچایا اس نے سارے انسانوں کو زندگی فراہم کی (۳۳) گویا قرآن کی رو سے انبیاء وصلحاء کی ذمہ داری ہے وہ اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر لوگوں کی جانوں کو تحفظ فراہم کریں نہ کہ لوگوں کی جانیں لینے پر آمادہ کریں!

آج نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے لیکن علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا گیا ہے **العلماء ورثة الانبياء** یعنی علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں لہٰذا علماء کی ذمہ داری ہے آج کے دور میں قتل وغارت گاری کے خاتمہ کیلئے اپنی ذمہ داری کو ادا کریں بنی اسرائیل کے لوگوں نے جب امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ چھوڑ دیا تو اللہ کی جانب سے ان پر قتل کی سزا نافذ کی یعنی وہ طبقہ جس نے **امر بالمعروف ونهي عن المنكر** کا فریضہ ادا نہیں کیا وہ اپنے ہاتھوں سے ان افراد کو قتل کریں جو کفر وشرک میں مبتلا تھے اس عذاب کے نتیجہ میں ہر فرد کو اپنے ہاتھوں سے اپنے عزیزوں کو قتل کرنا پڑا (۳۴) گویا اللہ کے عذابوں میں سے ایک عذاب قتل عام ہے یعنی انسانوں کے ہاتھوں انسانوں کا قتل جس سے بچنا اور بچانا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

قتل وغارت کی ممانعت سیرت طیبہؐ کی روشنی میں: آپؐ نے مشرکین مکہ کے تمام ظلم وستم کے باوجود مسلمانوں کو مشرکین سے لڑنے یا ان کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی حتی کہ جن لوگوں نے آپ کو مختلف اوقات میں قتل کرنے کی کوشش کی یا ارادہ کیا آپؐ

کے گھر کا گھیراؤ کیاان کے قتل کا بھی حکم نہیں دیا سراقہ بن مالک جو 100 اونٹوں کے انعام کیلئے آپ کو گرفتار وقتل کرنے کی نیت سے آپ کا تعاقب کرتے ہوئے خود گرفت میں آ گیا آپؐ نے اسے بھی واپس جانے کی اجازت دے دی مدینہ میں اسلامی اسٹیٹ کے قیام کے بعد آپ کی وفات تک جتنی لڑائیاں ہوئیں اس میں تیس لاکھ مربع کلومیٹر کا علاقہ فتح ہوا لیکن دو سو چالیس افراد بھی ہلاک نہیں ہوئے۔(۳۵)۔

یہ آپ کی تعلیمات کا ثمرہ ہے ورنہ دونوں عالمی جنگوں میں بھیڑ بکریوں کی طرح انسانوں کو ذبح کیا گیا اور نام نہاد مھذب ملکوں نے سول آبادیوں کا نام ونشان مٹا دیا جس کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔

اس پس منظر کے ساتھ آپ کی تعلیم ملاحظہ فرمائیں آپؐ نے فرمایا:

اکبر الکبائر الإشراك بالله وقتل النفس .(۳۶).

یعنی سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور کسی کو قتل کرنا ہے حضرت اسامہؓ نے لڑائی کے دوران کلمہ پڑھنے والے ایک دشمن کو اس خیال سے قتل کر دیا کہ یہ جان بچانے کیلئے کلمہ پڑھ رہا ہے جب آپ کو علم ہوا تو آپؐ نے حضرت اسامہؓ کو اس قدر عتاب کے انداز میں مخاطب کیا **أقتلته بعد ما قال لا اله الا الله** ؟ کہ کیا تم نے کلمہ پڑھنے والے کو قتل کر دیا؟ اُسامہؓ نے فرمایا میں نے تمنا کی کہ کاش اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا(۳۷) آپؐ نے مسلمانوں کے قتل کو کفر سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا وقتالہ کفر(۳۸)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا کسی مسلمان کو قتل کرنے کے مقابلہ میں دنیا کا ختم ہو جانا اللہ کے نزدیک کم درجہ کا گناہ ہے(۳۹) دوسری جگہ فرمایا القاتل والمقتول فی النار(۴۰) یعنی قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔مقتول سے مراد وہ شخص ہے جو قتل کے ارادہ سے نکلا لیکن اچانک قتل ہو گیا صرف مسلمان ہی نہیں اگر کوئی غیر مسلم کو قتل کرتا ہے تو اس کی بھی مذمت کی گئی ہے فرمایا:

من قتل نفسا معاهدا لم يرح رائحة الجنة (۴۱)

جس نے کسی ذمی کافر کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

آپؐ نے فرمایا اللہ کے نزدیک تین افراد سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہیں جس میں سے ایک شخص وہ ہے جو لوگوں کا ناحق خون بہاتا ہے۔(۴۲)۔

آپؐ نے فرمایا:

کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه. (۴۳)

ہر مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان کا خون اس کا مال اور عزت کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔

حتی کہ نقصان پہنچانے کے ارادہ سے یا کسی مسلمان کو ڈرانے کیلئے اسلحہ تاننا بھی ممنوع ہے۔(۴۴)

اس لئے کہ بسا اوقات مزاح مزاح میں اسلحہ چل جاتا ہے اور انسانی جان ضائع ہو جاتی ہے دوسرا شخص مزاح کو حقیقت سمجھ کر جوابی حملہ

بھی کر سکتا ہے لہٰذا ایسے عمل سے بھی منع کیا گیا ہے۔

ضرورت ہے مسلمان ان تعلیمات پر عمل کریں۔

حواشی وحوالہ جات:

۱۔قرآن میں ہے: وان من الحجارة لما یتفجر منه.......... من خشیة الله سوره بقره

۲.سورئه المائده:۲۷تا ۳۲

۳۔رضئی ،سید واجد علی/ رسول میدان جنگ میں/ پنجاب بک ڈپو، لاہور ۱۹۶۶ء/ص ۲۱

۴.فرید وجدی، علامه/ المدنیة والاسلام/ ص ۳۲

۵.سورئه البروج:۱

۶.مفتاحی، مولانا محمد ظفر الدین ندوی/ اسلام کا نظام امن/ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ۳۴

۷. رضوی، سید واجد علی رسول میدان جنگ میں ،ص/۲۷۱

۸.الفیو می، احمد بن محمد المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مطبعة الحلبی مصر ص/۱۸۷ اور المقاییس ۵/۶۵ الصحاح ۵/۱۷۹۷ التاج ۱۵/۶۰۷.۹ المفردات ص/۳۹۳

۹. جرجانی ، التعریفات دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۰۳ھ ص/۱۷۹

۱۰. الراغب الاصفهانی، المفردات فی غریب القرآن دار الرقلم دمشق بیروت ۱۹۹۲ء ص/۲۹۳ مزید دیکھیں الکلیات ص/۷۲۹

۱۱. موسوعة نضرة النعیم ص/۵۲۸۵

۱۲ .آل عمران /۱۴۶ اور سوره النساء ۹۳

۱۳ .البقره/۱۹۱

۱۴. الذاریات /۱۰ المدثر /۱۹.۲۰ البروج /۴

۱۵. الاحزاب/۶۱

۱۶. الانعام /۱۵۱

۱۷.الاسراء/۳۳

۱۸.الاعراف/۱۴۱

۱۹. المائده /۳۲

۲۰. البقرہ/۱۹۰. ۱۹۲ اور ۲۵۱ الانفال /۱۷. ۱۸ التوبۃ/۵، الاحزاب/۲۶

۲۱. النساء /۲۹

۲۲. النساء /۹۲. ۹۳

۲۳. الانعام /۱۴۰

۲۴. الانعام /۱۵۱ اور الاسراء/۳۱

۲۵. التکویر/۸

۲۶. الاعراف/۱۴۱ اور القصص/۹

۲۷. البقرۃ/۶۱ اور ۹۱ اور آل عمران /۲۱ اور ۱۱۲ اور ۱۸۳ اور النساء /۱۵۵

۲۸. آل عمران /۲۱

۲۹. العنکبوت/۲۴

۳۰. البقرۃ/۸۴. ۸۵

۳۱ .غافر/۲۸

۳۲. المائدہ ۲۸. ۲۹

۳۳. المائدہ /۳۲

۳۴. سورۃ بقرہ میں ارشاد ربانی ہے فاقتلوا انفسکم یعنی ایک دوسرے کو قتل کرو

۳۵. محمد حمید اللہ، ڈاکٹر خطبات بہاولپور ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ۱۹۹۲ء، ص/۲۳۸

۳۶. عسقلانی، ابن حجر الفتح الباری تحقیق محب الدین الخطیب دار الریان للتراث القاہرہ ۱۴۰۷ھ ،ج/۱۲. ۶۸۷۱ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ۸۸

۳۷. عسقلانی، ابن حجر، الفتح الباری ج/۱۲. ۶۸۷۲ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ۹۶

۳۸. عسقلانی، ان حجر ج/۱۳. ۷۰۷۶ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ۶۴ اور نسائی ۷/۸۱ اور جامع الاصول ۱۰/۲۰۸

۳۹. النسائی ۷/۸۲ اور جامع الاصول ۱۰/۲۰۸

۴۰. عسقلانی ، ابن حجر ، الفتح الباری ج/۱۲. ۶۸۷۵ صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۸۸

۴۱. عسقلانی ،ابن حجر الفتح الباری ج/۱۲. ۶۹۱۴

نرخنامہ برائے اشتہارات

بین الاقوامی معیار کا تحقیقی سہ ماہی مجلہ

''المباحث الاسلامیہ (اردو)''

Ret List for Advertisement

Quarterly International Magazine ALMABAHIS-AL-ISLAMIA

(1) آخر صفحہ رنگین........4000روپے (2) اندورن آخر صفحہ رنگین.......3000روپے

(3) اندرون صفحہ اول رنگین.........3,000روپے (4) مکمل صفحہ سادہ.........1500 روپے

(5) آدھا صفحہ سادہ.........1000روپے (6) ایک تہائی صفحہ سادہ.......500روپے

یہ پاکستان اور دنیا بھر کے لائبریریوں کا واحد منتخب اسلامی تحقیقی مجلہ ہے۔

اپنے کاروبار کی تشہیر کے لئے سہ ماہی مجلہ ''المباحث الاسلامیہ (اردو)'' میں اشتہار دے کر ہم خرما وہم ثواب کے مصداق بنیں۔

برائے رابطہ: دفتر جدید فقہی تحقیقات، جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں

فون: 0928-331353 فیکس: 0928-331355 ای میل: almubahisulislamia@yahoo.com